

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے



صوبائی اسمبلی پنجاب
منگل 6 مارچ 2012

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

صوبہ پنجاب میں پختہ کھالوں کی تعمیر کی تفصیلات

*4009: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2006-07 میں صوبہ پنجاب میں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے وفاق اور پنجاب کی طرف سے کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کیا مذکورہ رقم ہر ضلع میں کھالہ جات کے تعمیری پلان کے مطابق تقسیم کی گئی تھی اگر ہاں تو اس کا تناسب کیا ہے، ضلع وار رقم کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے کھالہ جات تعمیر ہوئے ضلع وار تفصیل بیان کی جائے؟
(تاریخ وصولی 28 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مالی سال 2006-07 میں صوبہ پنجاب میں کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے وفاق حکومت نے "قومی پروگرام برائے اصلاح کھالاجات (NPIW) کی مد میں 3790.68 ملین روپے اور حکومت پنجاب نے مبلغ 780.75 ملین روپے کی رقم فراہم کی۔

(ب) مذکورہ رقم ہر ضلع میں کھالہ جات کے منظور شدہ تعمیری پلان کے مطابق ہی تقسیم کی گئی تھی۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کل 5 ہزار 4 کھالہ جات تعمیر کئے گئے جن میں 3,923

نہری کھالہ جات اور 1,081 بارانی سکیم میں شامل ہیں ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ

دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

اڈیپٹوریسریج فارم فاروق آباد شیخوپورہ کی تفصیلات

*4010: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اڈیپٹوریسریج فارم فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں کن کن فصلوں پر ریسریج کی جاتی ہے؟

(ب) مذکورہ فارم کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا مذکورہ فارم کے رقبہ میں کوئی فصل کاشت کی جاتی ہے اگر ہاں تو کون کون سی نیز

سال 2006-07 اور 2007-08 کی آمدن اور اخراجات کیا ہیں؟

(د) مذکورہ فارم پر تعینات عملہ کے نام مع عمدہ اور گریڈ کی تفصیل کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2009)

جواب

وزیر زراعت

(الف) اڈیپٹوریسریج فارم فاروق آباد میں گندم، دھان اور چارہ جات کی فصلات پر ریسریج کی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ فارم 36 ایکڑ 1 کنال اور 2 مرلے پر مشتمل ہے۔

(ج) مذکورہ فارم میں تجربات کے لئے گندم، دھان اور مختلف چارہ جات کاشت کئے جاتے

ہیں۔ مذکورہ سالوں میں اس فارم کی کل آمدن 18 لاکھ 2 ہزار 112 روپے اور اخراجات 4

لاکھ 81 ہزار 834 روپے رہے۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
2006-07	5 لاکھ 38 ہزار 624 روپے	1 لاکھ 92 ہزار 333 روپے
2007-08	12 لاکھ 63 ہزار 488 روپے	2 لاکھ 89 ہزار 501 روپے

(د) مذکورہ فارم پر تعینات عملہ کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

اجناس کے نئے بیجوں کی تعداد و تفصیل

*4877: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے سال 2008 کے دوران کتنے اور کس کس اجناس کے نئے بیجوں کی دریافت کی؟

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے سال 2009 کے دوران کتنے اور کس کس اجناس کے نئے بیج دریافت کر کے کسانوں کو فراہم کئے جو پیداوار میں اضافے کا سبب بنے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 13 نومبر 2009 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے نئے بیجوں کو دریافت نہیں کرتی بلکہ نئے بیجوں کی پنجاب سیڈ کونسل سے منظوری کے لئے اقدامات کرتی ہے۔ تمام فصلات کے بیجوں کی نئی اقسام دریافت کرنا پنجاب حکومت کے زرعی تحقیقاتی اداروں کا کام ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے بیج دریافت نہیں کرتی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں غیر قانونی تعیناتیوں کی تفصیلات

*5489: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں تمام تعیناتیاں اور بھرتیاں کرنے کا اختیار یونیورسٹی سنڈیکیٹ کو حاصل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اپنی 21 دسمبر 2009 کی میٹنگ میں 63 ملازمین جن میں پروفیسر زاور لیکچررز بھی شامل ہیں کی تعیناتیاں بغیر قانونی قراردادیں ہیں اور ان کو برخاست کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟

(ج) کیا مندرجہ بالا 63 افراد کی تعیناتیاں یونیورسٹی سنڈیکیٹ کی منظوری کے بغیر کی گئی تھیں؟

(تاریخ وصولی 6 جنوری 2010 تاریخ ترسیل 6 مارچ 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ایکٹ 1973 کے سیکشن (Viii) 15(4) کے تحت جناب وائس چانسلر کو گریڈ 1 تا 16 ملازمین کی تعیناتی کا اختیار حاصل ہے جبکہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ایکٹ 1973 کے سیکشن (S) 25(2) کے تحت گریڈ 17 اور اس سے اوپر والی اسامیوں پر تعیناتی سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی سنڈیکیٹ کے 280 ویں اجلاس جو کہ مورخہ 21-12-2009 کو منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ سنڈیکیٹ کے 274 ویں اجلاس جو مورخہ 11-02-2008 کو منعقد ہوا، میں منظور ہونے والے گریڈ 17 اور اس کے اوپر والی 63 کی بجائے 61 اسامیاں (جن میں پروفیسر اور لیکچررز بھی شامل ہیں) پر ہونے والی تعیناتیاں غیر قانونی ہیں کیونکہ یہ الیکشن پیریڈ 2008 کے دوران ہوئیں جب الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ملازمتوں پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اس تمام معاملے کو حتمی فیصلے کے لئے محکمہ زراعت پنجاب کے توسط سے گورنر پنجاب / چانسلر صاحب کو بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم سنڈیکیٹ نے اپنے اگلے 281 ویں اجلاس

مورخہ 29-1-2010 کو ان تمام ملازمین، جو مورخہ 11-02-2008 کو سنڈیکیٹ کے

ذریعے تعینات ہوئے تھے، کے پرومیشن پیریڈ میں جناب چانسلر کے فیصلہ آنے تک توسیع دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ج) جی نہیں۔ متذکرہ 61 افراد کی تعیناتی زرعی یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے 274 ویں اجلاس منعقدہ مورخہ 11-02-2008 کی منظوری سے کی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

سال 2009-10، نیشنل پروگرام فار امپروومنٹ آف واٹر کورسز کی تفصیلات

*5797: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے رواں مالی سال 2009-10 کے دوران پنجاب کو نیشنل پروگرام فار امپروومنٹ آف واٹر کورسز کے لیے 4 ارب روپے فراہم کرنے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وفاقی حکومت نے اس ضمن میں ابھی تک صرف 9 کروڑ روپے فراہم کئے ہیں اور اس تاخیر کی وجہ سے اصلاح کھالہ جات منصوبہ کی مدت میں 30 جون 2010 تک اضافہ کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت نے اس مسئلہ پر وفاقی حکومت سے رقم کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے اور اس رقم کی منتقلی کا کب تک امکان ہے تاکہ زیر تکمیل منصوبہ مکمل کیا جاسکے؟

(تاریخ وصولی 5 فروری 2010 تاریخ ترسیل 13 مئی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) وفاقی حکومت نے مالی سال 2009-10 میں 2 ارب 57 کروڑ 50 لاکھ روپے تاخیر

سے فراہم کئے۔ رقم کی ترسیل میں تاخیر کی وجہ سے یہ رقم مالی سال 2010-11 میں

استعمال کی گئی۔

(ج) جی ہاں حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت سے رقم کی فراہمی کا مطالبہ متعدد بار کیا تھا جس پر وفاقی حکومت نے مئی 10-2009 میں 2 ارب 57 کروڑ 50 لاکھ روپے فراہم کئے تھے جو کہ مالی سال 11-2010 میں استعمال کئے گئے اور اسی سال مزید 50 کروڑ روپے مہیا کئے گئے۔ اب حکومت نے اس پروگرام میں 30 جون 2012 تک مزید تو سبج کر دی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

مارکیٹ کمیٹی کی ذمہ داریوں کی تفصیلات

*5829: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کسی بھی مارکیٹ کمیٹی کی ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ منڈی میں فروخت ہونے والے پھل اور سبزیوں کی تھوک قیمتوں کی تشہیر کرے تاکہ عام شہری کو پرچوں خریداری کے وقت منڈی کی قیمت کا بھی اندازہ ہو اور وہ پرچوں فروش کی زیادہ قیمت کو قبول نہ کرے؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی تھوک قیمتوں کی تشہیر کس طرح کرنے کی پابند ہے کیا لوکل اخبارات اور لوکل ریڈیو سٹیشن کا استعمال ممکن ہے؟

(ج) ایسا نہ کرنے پر مارکیٹ کمیٹی پرائیکشن کون لے سکتا ہے اور کیا ایکشن لیا جاسکتا ہے؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2010 تاریخ ترسیل 3 مئی 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) بروئے رول 62 پنجاب زرعی پیداوار مارکیٹ (جنرل) رولز 1979 کے تحت مارکیٹ کمیٹی تھوک قیمتوں کی تشہیر کی پابند ہے۔ اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

* مارکیٹ کمیٹیوں نے تھوک نرخنامہ کی تشہیر کے لئے ہر سبزی و پھل منڈی میں ریٹ بورڈ نمایاں جگہوں پر نصب کئے ہوئے ہیں۔

* تھوک نرخنامہ تمام متعلقہ سرکاری، نیم سرکاری اور پرائیویٹ اداروں کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ اس نرخنامہ کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر تشہیر کے لئے ضلعی انفارمیشن آفیسر، مقامی اخبارات، ریڈیو سٹیشن اور پرائیویٹ چینلز کو بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔

* ویب سائٹ (www.amis.pk) کا قیام، جس کے ذریعے زرعی اجناس کے تازہ تھوک نرخ و دیگر معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

* ٹال فری فون نمبر 0800-51111 کی سہولت، جس کے ذریعے زرعی اجناس کے تازہ تھوک نرخ و دیگر معلومات فون پر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

* "emandi" پروگرام کے تحت موبائل فون سے ایس ایم ایس سروس کا آغاز کیا گیا جس کے ذریعے زرعی اجناس کے نرخ روزانہ 5 ہزار سے زیادہ لوگوں کو بھیجے جاتے ہیں۔

(ج) کسی بھی مارکیٹ کمیٹی کا متعلقہ سٹاف اس ضمن میں اگر کسی کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے تو ضابطے کے مطابق اس کی مجاز تھارٹی (سیکرٹری ایگریکلچر) اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

صوبہ میں گنے کی پیداوار کی تفصیلات

* 6641: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ پنجاب میں گنے کی زیادہ پیداوار کن کن اضلاع میں ہوتی ہے؟
- (ب) صوبہ پنجاب میں سال 2009 کے دوران گنے کی کل کتنی پیداوار ہوئی؟
- (ج) صوبہ پنجاب میں سال 2009 کے دوران گنے کی فی من فروخت کی قیمت کیا مقرر کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 9 اپریل 2010 تاریخ ترسیل 25 اگست 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل 31 اضلاع ہیں جن میں گنے کی زیادہ پیداوار ہوتی ہے:

نمبر شمار	اضلاع	پیداوار (ہزار ٹنوں میں)
1	سرگودھا	2601.15
2	خوشاب	214.99
3	میانوالی	175.28
4	بھکر	602.31
5	فیصل آباد	4690.36
6	ٹوبہ ٹیک سنگھ	1826.22
7	جھنگ	2015.53
8	چنیوٹ	1962.30
9	گجرات	92.94
10	منڈی بہاؤ الدین	1192.89
11	سیالکوٹ	35.94
12	نارووال	48.52
13	گوجرانوالہ	75.40
14	حافظ آباد	214.24
15	شیخوپورہ	142.43
16	ننکانہ صاحب	762.09
17	قصور	1820.39
18	اوکاڑہ	714.84

320.99	ساہیوال	19
201.93	پاکپتن	20
112.35	ملتان	21
85.10	لودھراں	22
419.53	خانیوال	23
888.18	وہاڑی	24
1671.10	مظفر گڑھ	25
623.47	لیہ	26
196.51	ڈیرہ غازی خان	27
974.28	راجن پور	28
591.52	بہاولپور	29
5315.02	رحیم یار خان	30
704.13	بہاولنگر	31

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 2009 کے دوران گنے کی کل پیداوار 31.324 ملین (3 کروڑ 13 لاکھ 24 ہزار) ٹن ہوئی۔

(ج) حکومت پنجاب نے سال 2009 میں گنے کی قیمت 108.98 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

پنجاب سبزیوں کی پیداوار بڑھانے کی تفصیلات

*7455: میاں نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب سے کون کون سی سبزیاں بیرون ملک برآمد کی جاتی ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں سبزیوں کی پیداوار کو بڑھانے کا کون سا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے نیز حکومت آئندہ سبزیوں کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کس پالیسی پر عمل کر رہی ہے مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2010 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب سے آلو، ٹماٹر، پیاز، پھول گو بھی، گاجر، شلجم، میتھی، مٹر، لہسن، سرخ مرچ، دھنیا اور ہلدی وغیرہ برآمد کی جاتی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے پچھلے چار سالوں میں سبزیوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے جو منصوبہ جات شروع کیے ہیں ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

* فروٹ اینڈ ویجیٹیبیل ڈویلپمنٹ پروجیکٹ: (Fruit & Vegetable Development Project) اس منصوبہ کے تحت سبزیوں کی پیداوار بڑھانے کے لئے 197 فارم فیلڈ سکولز کے ذریعے سے 4925 کاشتکاروں کی تربیت کی گئی۔

* پروموشن آف ٹنل ٹیکنالوجی فار ویجیٹیبیل پروڈکشن

Promotion of Tunnel Technology for Vegetable

Production اس منصوبہ کے ذریعے پچھلے دو سالوں میں 2614 ایکڑ پر 50 فیصد

سبسڈی پر ٹنل مہیا کی گئیں۔

* کچن گارڈننگ سکیم: (Kitchen Gardening Sachem) اس سکیم کے تحت کچن گارڈن کے منصوبے کے ذریعے ایک لاکھ 78 ہزار سیڈیکٹس شہروں اور دیہاتوں میں مہیا کئے گئے اور ان کی مکمل نگرانی بھی جاری ہے۔

* سپلائی چین (Supply Chain) وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی دلچسپی سے 2 ارب

روپے سپلائی چین پراجیکٹ کے لئے مہیا کئے گئے جس کے ذریعے سبزیوں کی پیداوار کو بین

الاقوامی معیار کے مطابق گریڈ، پیک اور ترسیل کیا جائے گا۔ سبزیوں کا معیار بہتر ہونے سے ان کی برآمد میں بھی اضافہ ہوگا۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*7479: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وائز کتنی ہیں؟
 (ب) کتنی اسامیاں گریڈ وائز اور اسامی وائز خالی ہیں؟
 (ج) گریڈ ایک سے پندرہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
 (د) ان اسامیوں پر بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
 (ه) کیا حکومت ان اسامیوں پر جلد از جلد بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2010 تاریخ ترسیل 4 اکتوبر 2010)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے تحت صوبہ بھر میں گریڈ 1 تا 20 کی منظور شدہ کل اسامیاں 4865 ہیں۔ منظور شدہ گریڈ وائز اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گریڈ وائز اور اسامی وائز خالی اسامیوں کی کل تعداد 858 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ ایک سے پندرہ تک کی خالی اسامیوں کی تعداد 678 ہے۔

(د) حکومت پنجاب کی جاری کردہ چٹھی نمبر -10(S&GAD) IV-SOR

7/2010 بتاریخ 12-05-2010 کے تحت گریڈ 6 تا گریڈ 15 کی اسامیوں کی بھرتی

پر پابندی لگائی گئی ہے جو تاحال جاری ہے گریڈ 1 سے 5 کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے مہمانہ سطح پر ضروری کارروائی جاری ہے جس کو جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ) جو نہی حکومت پنجاب نے بھرتی پر پابندی اٹھائی تمام خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع اوکاڑہ، محکمہ زراعت کے سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7693: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ محکمہ زراعت میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جو تین سال زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں کیا قواعد کے تحت یہ درست ہے، اگر نہیں تو ان کو کہاں سے ٹرانسفر کیوں نہیں کیا جا رہا ہے؟

(ب) کتنے ایسے فیلڈ اسٹنٹ ہیں جو پچھلے پانچ سالوں سے اپنے ہوم ڈسٹرکٹ میں تعینات ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (توسیع) ضلع اوکاڑہ میں 4 زراعت آفیسر سکیل 17 اور 200 اہلکار سکیل 1 تا 15 تین سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں۔ چونکہ چاروں زراعت آفیسرز کی کارکردگی تسلی بخش ہے اور ان کے خلاف کوئی شکایت بھی موصول نہیں ہوئی اس لئے وہ 3 سال سے زیادہ عرصہ سے مذکورہ ضلع میں تعینات ہیں۔ موجودہ قواعد کے تحت چھوٹے ملازمین کو ان کے رہائشی علاقہ میں تعیناتی کے لئے ترجیح دی جاتی ہے۔ مزید برآں سروس رولز کے مطابق چھوٹے ملازمین کو صرف ضلع کے اندر ہی تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ تاہم مخصوص حالات اور نظم و نسق کو ٹھیک رکھنے کے لئے کسی ملازم کو دوسرے ضلع میں بھی عارضی طور پر تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت (توسیع) ضلع اوکاڑہ میں 50 فیڈا سسٹنٹس پچھلے پانچ سالوں سے اپنے ضلع اوکاڑہ میں تعینات ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع اوکاڑہ، بیج، زرعی ادویات کی مد میں فنڈز کی فراہمی کی تفصیلات

*7695: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ کو 2009 اور 2010 میں بیج، زرعی ادویات، زرعی آلات کی مد میں کتنا فنڈ جاری کیا گیا؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے چھوٹے کسانوں کو بیج، زرعی ادویات و دیگر سہولیات فراہم کی گئیں، ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(تاریخ وصولی 22 اکتوبر 2010 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ عرصہ میں ضلع اوکاڑہ کو زرعی مداخل کی مد میں 9 کروڑ 85 لاکھ 74 ہزار 300 روپے کے فنڈز بطور سبسڈی دیئے گئے۔

(ب) حکومت پنجاب بیج / زرعی ادویات پر کوئی سبسڈی نہیں دیتی لہذا ان مددات میں کوئی اخراجات نہ ہوئے۔ البتہ پنجاب سیڈ کارپوریشن تصدیق شدہ اعلیٰ معیار کا بیج کسانوں کو اپنے مقرر کردہ ڈیلروں کے ذریعے فراہم کرتی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت پنجاب جعلی زرعی ادویات کے تدارک کے لئے دن رات کوشاں ہے جس کے نتیجے میں ملاوٹ کی شرح بتدریج کم ہو رہی ہے۔ دیگر سہولیات کے ضمن میں ضلع اوکاڑہ میں 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی کی گرین ٹریکٹر سکیم، 50 فیصد سبسڈی پر زرعی آلات کی فراہمی، بلڈوزر کے استعمال میں دی گئی سبسڈی، ٹیوب ویل بورنگ اور رزسٹیویٹی (Resistivity) میٹر سروے کی مدد میں کل 9 کروڑ 85 لاکھ 74 ہزار 300 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

محکمہ زراعت میں فصلات پر ریسرچ کی تفصیلات

*8621: محترمہ ثمنہ خاور حیات: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت میں چاول، گندم، کپاس، گنے، پھلوں اور سبزیات پر ریسرچ کے لئے انسٹیٹیوشن کہاں کہاں ہیں اور کب قائم کئے گئے؟

(ب) کیا ان تحقیقاتی اداروں کا کام اہداف کے مطابق ہو رہا ہے اگر نہیں تو ان اہداف کا حصول کتنے فیصد رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 24 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 25 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) درج بالا فصلات کا نام، متعلقہ تحقیقاتی ادارے کا جائے مقام اور قیام کے سال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں تمام تحقیقاتی ادارے اپنے اہداف کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع سرگودھا- زرعی کالج کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*8690: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رانا محمد ایوب ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی کالج ضلع سرگودھا میں عرصہ پندرہ / بیس سال سے تعینات ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب مذکورہ بالا ڈپٹی ڈائریکٹر کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) زرعی کالج ضلع سرگودھا کے لئے سال 2008 سے دسمبر 2010 تک کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں اور تعمیر و مرمت کا کام کس حد تک مکمل کیا گیا، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ رانا محمد ایوب مورخہ 27-05-1989 کو زرعی کالج ضلع سرگودھا میں بطور انسٹرکٹر تعینات ہو اور 20-03-2010 کو ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ پر ترقی پائی۔

(ب) ادارہ ہذا ایک تعلیمی و تربیتی انسٹیٹیوٹ ہے اور اس ادارہ میں تدریسی تجربہ رکھنے والے سٹاف کو تعینات کیا جاتا ہے۔ آفیسر مذکور کا تعلق انسٹیٹیوٹ کیدٹر سے ہے۔ چونکہ اس کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی اور وہ فیکلٹی معاملات بھی احسن طریقہ سے چلا رہا ہے لہذا حکومت فی الحال اس کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) مالی سال 2008-09 میں ادارہ ہذا کو کل 12 لاکھ 98 ہزار 700 روپے کی رقم مئی 2009 میں جاری کی گئی جو کہ بروقت آن لائن (Online) نہ ہو سکی جس کی وجہ سے 2008-09 میں تعمیر و مرمت کا کوئی کام نہ ہو سکا اور تمام رقم مالی سال کے خاتمے پر Surrender کر دی گئی۔

سال 2009-10 میں ادارہ ہذا کو مبلغ 6 لاکھ روپے دیئے گئے۔ اس رقم سے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے منظور شدہ تخمینہ کے مطابق مندرجہ ذیل کام کروایا گیا۔

(1) رہائش ڈائریکٹر	30 ہزار روپے
(2) رہائش نمبر 01	28 ہزار روپے
(3) ہاسٹل نمبر 06	1 لاکھ 72 ہزار 63 روپے
(4) ہاسٹل نمبر 05	1 لاکھ 88 ہزار 561 روپے
(5) سیورج	1 لاکھ 81 ہزار 278 روپے

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

پی پی 181 تصور میں کھالوں کے پختہ کرنے کی تفصیلات

*8769: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی 181 ضلع قصور میں کتنے کھال پختہ ہیں؟
- (ب) سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران اس حلقہ کے کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت سے آگاہ کریں؟
- (ج) اس وقت مذکورہ حلقہ میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے؟
- (د) کھالوں کو پختہ کرنے کیلئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟
- (ه) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟
- (تاریخ وصولی 8 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

- (الف) پی پی 181 ضلع قصور میں کل 73 کھالہ جات پختہ ہیں۔
- (ب) مذکورہ سالوں کے دوران پی پی 181 میں 3 کھالہ جات پختہ کئے گئے جن کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نمبر شمار	سال	کھال نمبر	موضع	لاگت
1	2009-10	11819/L	چاھڑ کے	12 لاکھ 81 ہزار 236 روپے
2	2010-11	81520/L	میر کوٹ	13 لاکھ 85 ہزار 780 روپے
3	2010-11	63330/R	جنڈوالا	8 لاکھ 37 ہزار 890 روپے

(ج) مالی سال 2011-12 کے لئے مندرجہ ذیل کھالوں کو پختہ کرنے کا پروگرام جاری ہے۔

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع
1	78810/R	میر کوٹ

موجودگی	139985/R	2
ڈومیلی	2962/R	3

(د) کھال کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کوئی رقم وصول نہیں کرتی تاہم اس کام کے لئے راجوں اور مزدوروں کے کل اخراجات حصہ داران موگہ کے ذمے ہوتے ہیں جو وہ اکٹھا کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکار کے ذمہ ہوتی ہے۔ (ہ) مذکورہ حلقہ میں اس وقت 116 غیر اصلاح شدہ کھالہ جات ہیں۔ کھالوں کی تعمیر پہلے آئیے پہلے پائیے اور فنڈز کی دستیابی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع اوکاڑہ، مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کے چناؤ کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*8772: جناب اعجاز احمد کابلوں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع اوکاڑہ کی حدود میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کس کس جگہ واقع ہیں؟
- (ب) ہر مارکیٹ کمیٹی کے چیئر مین / ایڈمنسٹریٹر کا نام و پتہ بتائیں؟
- (ج) ان چیئر مین / ایڈمنسٹریٹر کا چناؤ کون کرتا ہے اور ان کا طریق کار کیا ہے؟
- (د) ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟
- (ہ) ہر مارکیٹ کمیٹی کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں ان گاڑیوں پر سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران ہونے والے اخراجات سے آگاہ کریں؟
- (و) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے 2009-10 اور 2010-11 کی آمدن و اخراجات سے آگاہ کریں؟
- (تاریخ وصولی 8 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع اوکاڑہ کی حدود میں 6 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو درج ذیل جگہوں پر واقع ہیں۔

1- مارکیٹ کمیٹی اوکاڑہ 2- مارکیٹ کمیٹی رینالہ خورد

3- مارکیٹ کمیٹی دیپال پور 4- مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم

5- مارکیٹ کمیٹی حویلی لکھا 6- مارکیٹ کمیٹی بصیر پور

(ب) ضلع اوکاڑہ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر کے نام و پتہ جات اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر	پتہ جات
1	اوکاڑہ	چودھری زاہد مرطور	رائل گارڈن ایم اے جناح روڈ، اوکاڑہ
2	رینالہ خورد	محمد طارق	ای اے ڈی اے آفس، اوکاڑہ
3	دیپال پور	سعید احمد خدری بھٹہ	نزد ڈاکخانہ بصیر پور روڈ، دیپال پور
4	حجرہ شاہ مقیم	میاں شریف ظفر جوینیہ	محلہ اسلام پورہ بالمقابل پریس کلب، دیپال پور
5	حویلی لکھا	محمد یوسف ریاض خان	موضع امین کوٹ تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ
6	بصیر پور	مرزا علی رضا بیگ	احمد بیگ ہاؤس منڈی احمد آباد شہر تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ

(ج) چیئر مین کاچناؤ تشکیل شدہ مارکیٹ کمیٹی کے ممبران میں سے بذریعہ انتخاب پنجاب

زرعی پیداوار مارکیٹس (جنرل) رولز 1979 کے قاعدہ 12 کے تحت ہوتا ہے جبکہ

ایڈمنسٹریٹر کی تقرری حکومت پنجاب بذریعہ محکمہ زراعت بروئے پنجاب زرعی پیداوار

مارکیٹس آرڈیننس 1978 سیکشن 33 کے تحت کرتی ہے۔

(د) سرکاری ایڈمنسٹریٹر کو مبلغ 800 روپے، سیاسی ایڈمنسٹریٹر کو 250 روپے اور چیئر مین

مارکیٹ کمیٹی کو 1000 روپے ماہانہ اعزازیہ کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ

اگر مارکیٹ کمیٹی کے پاس گاڑی ہو تو چیئر مین / ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی دفتری امور سرانجام

دینے کے لئے اس کا استعمال کرتا ہے۔ سرکاری امور کی انجام دہی پر سفری الاؤنس کی سہولیات

بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(ہ) ضلع اوکاڑہ کی 6 میں سے 4 مارکیٹ کمیٹیوں کے پاس 4 گاڑیاں ہیں جن پر مذکورہ سالوں میں کل 11 لاکھ 79 ہزار 819 روپے کے اخراجات ہوئے۔ ان گاڑیوں کی مذکورہ سالوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں میں کل آمدن 10 کروڑ 5 لاکھ 13 ہزار 926 روپے اور کل اخراجات 10 کروڑ 65 لاکھ 41 ہزار 599 روپے رہے۔ سال وار / کمیٹی وار آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع سرگودھا۔ مارکیٹ کمیٹیوں کے دفاتر دیگر تفصیلات

*8773: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع سرگودھا میں مارکیٹ کمیٹیوں کے کتنے دفاتر ہیں؟
- (ب) ان کمیٹیوں کی سال 2009-10 اور 2010-11 کی آمدن و اخراجات سے آگاہ کریں؟
- (ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن کیا ہیں؟
- (د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے مذکورہ بالا عرصہ میں کتنی کتنی فیس وصول کی اور کن کن مدوں میں کمیٹی وائر علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ہ) ان کمیٹیوں کے سیکرٹری کون کون ہیں ان کے ناموں و عرصہ تعیناتی سے بھی آگاہ کریں؟
- (تاریخ وصولی 8 فروری 2011 تاریخ ترسیل 21 مئی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں مارکیٹ کمیٹیوں کے کل 5 دفاتر ہیں۔ جائے مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 2009-10 اور 2010-11 کی کل آمدن 3 کروڑ 45 لاکھ 84 ہزار 83 روپے اور کل اخراجات 4 کروڑ 9 لاکھ 3 ہزار 925 روپے ہیں۔ سال وار تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ان تمام مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن میں لائسنس فیس، مارکیٹ فیس، فارم اور لائسنس بکس کی فروخت، کرایہ پراپرٹی، نیلامی پارکنگ سٹینڈ، کمپوزیشن فیس، فروخت ریٹ لسٹ، فروخت پلاسٹس وغیرہ شامل ہیں۔

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے مذکورہ بالا عرصہ میں کل 1 کروڑ 77 لاکھ 89 ہزار 396 روپے فیس حاصل کی۔ مددائز آمدن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)

نام مارکیٹ کمیٹی	نام سیکرٹری	تاریخ تعیناتی
سرگودھا	میاں محمود احمد	5-7-2010
بھلووال	پوسٹ مورخہ 13-05-2011 سے خالی ہے	
کوٹ مومن	ظفر اقبال چیف انسپکٹر مارکیٹ کمیٹی سرگودھا	ایڈیشنل چارج 14-04-2011
سلانوالی	مشتاق احمد ڈھڈا	09-04-2011
پھلوان	ظفر اقبال انسپکٹر مارکیٹ کمیٹی سرگودھا	ایڈیشنل چارج 04-2011- 14

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع سرگودھا-گندم کی پیداوار کا ہدف و دیگر تفصیلات

*9225: محترمہ سیمیل کامران: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 2009 اور 2010 کے دوران گندم کی کتنی پیداوار حاصل ہوئی؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران کتنی گندم حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں ان سالوں کے دوران گندم کا مقررہ ہدف حاصل نہ ہو سکا؟

(د) حکومت مذکورہ ضلع میں کسانوں کی فلاح و بہبود اور گندم کی بہتر پیداوار کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 10 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں مذکورہ سالوں میں گندم کی پیداوار کی تفصیل اس طرح سے ہے:

سال	پیداوار ہدف (ٹن)	پیداوار حصول (ٹن)
2009-10	6 لاکھ 21 ہزار 430	5 لاکھ 4 ہزار 950
2010-11	6 لاکھ 73 ہزار 70	5 لاکھ 20 ہزار 600

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سالوں میں گندم کی پیداوار کا مقررہ ہدف حاصل نہ ہوا ہے۔

(د) ضلع سرگودھا میں کسانوں کی فلاح و بہبود اور گندم کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے حکومتی اقدامات اس طرح سے ہیں:

* پنجاب حکومت کی طرف سے کسانوں کو 09-2008 اور 10-2009 میں

بالترتیب 410 اور 412 گرین ٹریکٹر سبسڈی پر مہیا کیے گئے ہیں۔

* حکومت پنجاب نے کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے سبسڈی پر جو زرعی آلات مہیا کئے ان میں 2550 سپرے مشینیں، 530 بینڈ پلیمینٹ ڈرل، 226 ریج ڈرل، 69 سیڈ گریڈر اور

85 بیٹرانجن شامل ہیں۔

- *گندم کے موسم میں مذکورہ سالوں میں زرعی ٹیکنالوجی کی عام ترویج اور گاؤں کی سطح پر کسانوں کی تربیت کے لئے 61 ٹیموں نے 1,660 دیہات میں 42,237 کسانوں کی تربیت کی اور 22,524 کی تعداد میں زرعی لٹریچر مفت تقسیم کیا۔
- * گندم کی بہتر پیداوار کے حصول کے لئے ضلع سرگودھا میں ایک ایکڑ کے 236 نمائشی پلاٹ لگائے گئے ان میں مبلغ 10,000 روپے فی پلاٹ کے حساب سے زرعی مداخلت مفت مہیا کئے گئے جن پر کل 23 لاکھ 60 ہزار روپے خرچ ہوئے۔
- * شہری آبادی کو گھریلو سطح پر سبزیاں اگانے کے لئے "کچن گارڈننگ پروگرام" کے تحت سال 2011 کے دوران موسم گرما اور سرما کی سبزیوں کے بیجوں کے کل 5,700 پیکیٹ فراہم کئے گئے۔
- * 33 واک ان ٹنل اور 33 پست ٹنل کی 50 فیصد رعائتی قیمت پر فراہمی بھی مذکورہ ضلع میں کی گئی۔
- (تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع سرگودھا۔ پرائیویٹ و سرکاری زرعی فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9226: محترمہ سیمیل کامران: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے پرائیویٹ و سرکاری زرعی فارمز کہاں کہاں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ ضلع میں زرعی فارمز بنانے کیلئے کیا شرائط ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2011 تاریخ ترسیل 10 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع سرگودھا میں پرائیویٹ زرعی فارمز کی کل تعداد 1 لاکھ 11 ہزار 597 ہے جبکہ سرکاری سطح پر ضلع سرگودھا میں زرعی تحقیق / تربیت کے لئے 6 زرعی فارمز ہیں جن کے نام اور جائے مقام اس طرح سے ہیں:

1- اڈامیٹور ایسرچ فارم، رسالہ نمبر 5، سرگودھا

- 2- فاڈر ریسرچ فارم، رسالہ نمبر 5، سرگودھا
 - 3- سٹرس ریسرچ فارم، رسالہ نمبر 5، سرگودھا
 - 4- کاٹن ریسرچ سب اسٹیشن، رسالہ نمبر 5، سرگودھا
 - 5- میرا اینڈ ملٹ ریسرچ سب اسٹیشن، رسالہ نمبر 5، سرگودھا
 - 6- زرعی تربیت گاہ، رسالہ نمبر 5، سرگودھا
- (ب) زرعی فارم بنانے کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی شرط عائد نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع راولپنڈی، محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*9420: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے دفاتر کہاں کہاں اور کس کس شعبہ جات کے ہیں؟
- (ب) ان کے سال 2009-10 اور 2010-11 کے اخراجات بتائیں؟
- (ج) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے فارمز کہاں کہاں واقع ہیں ان فارمز کا رقبہ کتنا ہے اور کس کس فصل کے فارمز ہیں۔

(تاریخ وصولی 12 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 23 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ زراعت کے مختلف شعبہ جات جن میں ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، شعبہ توسیع، شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول، شعبہ فیلڈ، شعبہ واٹر مینجمنٹ، شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس، شعبہ انفارمیشن اور شعبہ آکناکس اینڈ مارکیٹنگ شامل ہیں، کے دفاتر موجود ہیں جن کے نام اور جائے مقام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے مذکورہ سالوں میں اخراجات بالترتیب 25 کروڑ 90 لاکھ 43 ہزار 424 روپے اور 25 کروڑ 68 لاکھ 67 ہزار 186 روپے رہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے زرعی فارمز کے رقبہ جات، جائے مقام اور فصلات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

صوبہ میں گندم پر ریسرچ کے فارمز / مراکز کی تفصیلات

*9421: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں گندم پر ریسرچ کے کتنے فارمز / مراکز / انسٹیٹیوٹ کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ان کا رقبہ، فارم وائر بتائیں؟

(ج) ان فارمز سے سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کتنی گندم حاصل ہوئی؟

(د) ان دو سالوں کے دوران صوبہ میں گندم کے کون کون سے نیچ متعارف ہوئے؟

(ه) سب سے زیادہ اس وقت صوبہ میں گندم کے کون سے نیچ بوئے جا رہے ہیں؟

(و) ان کی فی ایکڑ پیداوار اندازاً کتنی ہے؟

(تاریخ وصولی 12 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 23 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ میں گندم پر تحقیقی فارمز کے جائے مقام اور دیگر تفصیلات اس طرح سے ہیں:

رقبہ	نام / جائے مقام
87 ایکڑ 6 کنال	تحقیقاتی ادارہ گندم، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد
160 ایکڑ	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال تلہ گنگ روڈ
25 ایکڑ	بارانی زرعی تحقیقاتی اسٹیشن، فتح جنگ

19 ایکڑ	کاٹن ریسرچ سب اسٹیشن، پپلاں، میانوالی
17 ایکڑ	ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر
23 ایکڑ	زرعی بائیو ٹیکنالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد
163 ایکڑ 5 کنال 10 مرلہ	تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں
136 ایکڑ	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاول پور

(ب) اس کا جواب جزو (الف) میں درج ہے۔

(ج) ان فارمز سے مذکورہ سالوں میں بالترتیب 340 ٹن 20 من اور 420 ٹن گندم کی پیداوار حاصل ہوئی۔

(د) ان دو سالوں کے دوران گندم کی نئی قسم بارس 2009، آس 2010، اور آری 2011 متعارف ہوئی۔ گندم کی ایک قسم بائیو ٹیکنالوجی 002 بھی آخری مراحل میں ہے۔
(ه) اس وقت پنجاب میں زیادہ تر انقلاب 91، سحر، شفق اور فیصل آباد 2008 کاشت کی جا رہی ہیں۔

(و) ان اقسام کی پیداوار فی ایکڑ اس طرح سے ہے۔

انقلاب 91: 35:40 من سحر: 40 من شفق: 40 من فیصل آباد 2008: 46 من

(تاریخ و صولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع خانیوال، پنجاب سیڈ کارپوریشن کی اراضی کی تفصیلات

*9422: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تحت خانیوال میں کتنی اراضی ہے، کتنی پر کون کون قابض ہیں؟

(ب) اس اراضی کی سال 2009-10 اور 2010-11 کی آمدن بتائیں؟

(ج) اس کی اراضی سے سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کون کون سی فصلوں

کے بیج تیار کئے گئے اور کتنی مقدار میں تیار کئے گئے؟

(د) گندم، کپاس کی فصلوں کے لئے کتنی مقدار میں اس اراضی سے کون کون سے بیج حاصل ہوئے، یہ کتنی مالیت میں فروخت کئے گئے؟
(ه) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ضلع خانیوال میں ڈیفالٹرز کے نام، پتہ جات اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 12 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 23 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع خانیوال میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تحت کل 6269 ایکڑ زرعی اراضی ہے جس میں 5594 ایکڑ پر 479 پٹہ داران ناجائز طور پر کاشت کر رہے ہیں۔ کارپوریشن صرف 1473 ایکڑ اراضی خود کاشت کر رہی ہے جبکہ 202 ایکڑ اراضی قابل کاشت نہ ہے۔ سابقہ پٹہ داروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ خود کاشتہ 1473 ایکڑ اراضی کی آمدن برائے سال 10-2009 اور

11-2010 بالترتیب 4 کروڑ 57 لاکھ اور 5 کروڑ 34 لاکھ 80 ہزار روپے رہی۔

(ج) خود کاشتہ 1473 ایکڑ اراضی سے مذکورہ سالوں میں جن فصلات کے بیج تیار کئے گئے ان کے نام اور مقدار اس طرح سے ہے۔

نام فصل	مقدار بیج (میٹرک ٹن)
گندم	722.98
کپاس	279.40
مکئی	77.69
سبزیات	76.80
دال مونگ	3.00

(د) گندم کا 722.98 میٹرک ٹن اور کپاس کا 279.40 میٹرک ٹن بیج کل 6 کروڑ 25 لاکھ 71 ہزار روپے مالیت میں فروخت کیا گیا۔

(ه) ضلع خانیوال میں پنجاب سید کارپوریشن کے 479 ڈیفالٹرز کے ذمے 1 ارب 31 لاکھ 90 ہزار روپے واجب الادا ہیں۔ ڈیفالٹرز کے نام، پتہ جات اور واجب الادا رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع خانیوال، زرعی فارمز کی تفصیلات

*9423: رانا مابر حسین: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے تحت کتنے زرعی فارمز ہیں یہ فارمز کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان فارمز پر اس وقت کون کون سی فصلیں کاشت کی گئی ہیں؟

(ج) ان فارمز کی سال 2009-10 اور 2010-11 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) ان پر کتنے ملازمین ہیں ان فارموں میں کون کون سی مشینری ہے؟

(ه) یہ فارمز کس کس مقصد کے لئے قائم کئے گئے تھے کیا یہ اپنے مقاصد حاصل کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 23 جون 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے 3 زرعی فارمز ہیں جو کہ 294 ایکڑ اور 5 کنال کے رقبہ پر مشتمل ہیں۔

(ب) ان فارمز پر کپاس، مونگ، گوارا، کی فصلات، کینو، گریپ فروٹ، امرود، انار، بیر اور آم کی فصلات کے باغات ہیں۔

(ج) ان فارمز کی مذکورہ سالوں میں کل آمدن 82 لاکھ 2 ہزار 831 روپے اور کل اخراجات 1 کروڑ 29 لاکھ 89 ہزار 827 روپے تھے۔ سال وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
2009-10	33 لاکھ 79 ہزار 867	57 لاکھ 5 ہزار 361
2010-11	48 لاکھ 22 ہزار 964	72 لاکھ 84 ہزار 464

(د) ان فارمز پر کل 28 ملازمین ہیں اور مشینری میں ٹریکٹر ٹرالی، ہل، روٹائیٹر، سکریپر، بوم سپرئیر، ڈسک، کراہ، ہاڈر ڈسک، ربیع و خریف ڈرل، بلیڈ اور بوم سپرئیر شامل ہیں۔
(ه) تینوں فارمز ”تجرباتی ماڈل فارم“ کے طور پر کام کر رہے ہیں اور یہ اپنے مقاصد پورے کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع قصور۔ گرین ٹریکٹر سکیم و دیگر تفصیلات

*9462: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت سال 2008، 2009 اور 2010 میں کتنے کاشتکاروں کو ٹریکٹر سبسڈی پر دیئے گئے؟

(ب) محکمہ زراعت ضلع قصور نے ناقص کھاد اور بیج فروخت کرنے والوں کے خلاف مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے مقدمات درج کرائے اور کتنی دکانوں کو سیل کیا گیا؟

(ج) ضلع قصور میں سال 2009-10 کے دوران زیادہ گندم اگاؤ مہم کے تحت کتنے

کاشتکاروں نے انعامات حاصل کئے؟

(تاریخ وصولی 12 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع قصور میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت مذکورہ عرصہ میں کاشتکاروں کو مندرجہ ذیل ٹریکٹر سبسڈی پر دیئے گئے ہیں:

نمبر شمار	سال	تعداد ٹریکٹر
1	2008-09	271
2	2009-10	254
3	کل ٹریکٹر	525

(ب) ضلع قصور میں محکمہ زراعت نے ناقص کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف مذکورہ عرصہ میں 135 مقدمات درج کرائے اور کوئی دکان سیل نہ کی گئی جبکہ فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن و رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ناقص / غیر معیاری بیج کی فروخت کے خلاف 14 مقدمات درج کرائے گئے۔

(ج) سال 2009-10 کے دوران گندم کا کوئی انعامی مقابلہ منعقد نہیں ہوا۔ بہر حال 2008-09 کے دوران "یادہ گندم اگاؤ مہم" کے تحت ضلع قصور میں 17 کاشتکاروں کو ٹریکٹر و دیگر زرعی آلات بطور انعامات دیئے گئے تھے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ڈیپوٹیشن پر بھیجے گئے ملازمین و دیگر تفصیلات

*9580: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں 1996 سے اب تک EOL اور ڈیپوٹیشن پر بھیجے گئے ملازمین کی تعداد اور نام و عہدہ کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) EOL کے قواعد و ضوابط کے بارے میں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) یکم جنوری 2002 سے آج تک زرعی یونیورسٹی نے کتنے ملازمین کو کتنی چھٹی دی، چھٹی دینے کا مقصد کیا ہے اور کیوں دی گئی ہے؟

(د) ملک سے باہر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ بتائیں نیز یہ کب سے بیرون ملک کام کر رہے ہیں، کیا یہ ملازمین یونیورسٹی ہذا سے باقاعدہ اجازت حاصل کر کے کام کر رہے ہیں، اجازت نامہ کی کاپی فراہم کریں؟

(ہ) یہ اجازت کس اتھارٹی نے دی ہے، کیا یہ یونیورسٹی سے تنخواہ اور دیگر مراعات حاصل کر رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 اپریل 2011 تاریخ ترسیل 2 جولائی 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں 1996 سے اب تک EOL اور ڈیپوٹیشن پر کل 90 ملازمین کو بھیجا گیا ان کے نام و عمدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ایمپلائمنٹ سٹیچوٹس Leave Statutes 1989 کے پیرا گراف (4) 40 کے تحت دس سال مدت ملازمت کے حامل ملازمین پانچ سال تک EOL کسی بھی مقصد کیلئے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے حاصل کر سکتے ہیں اور دس سال سے کم مدت ملازمت کے حامل ملازمین دو سال تک EOL مجاز اتھارٹی کی منظوری سے حاصل کر سکتے ہیں۔ سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ 23.12.2006 میں حکومت پنجاب کا مراسلہ نمبر 94/56-2-II-SR بتاریخ 01.12.1994 اختیار کیا جس کے مطابق پانچ سال EOL کے بعد مزید تین سال کی رخصت بغیر تنخواہ لی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ اعلیٰ تعلیم یا صحت کا مسئلہ ہو یا دیگر ایسی وجوہات جو اس کے کنٹرول سے باہر ہوں اور مزید یہ کہ متعلقہ ملازم کی سروس 10 سال سے زائد ہو اگر سروس کم از کم 2 سال ہو تو وہ 5 سال تک رخصت بغیر تنخواہ لے سکتا ہے۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج) EOL اور ڈیپوٹیشن کے علاوہ یکم جنوری 2002 سے آج تک زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے 823 ملازمین کو مختلف قسم کی چھٹی دی۔ چھٹی کا دورانیہ اور مقصد کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) اس وقت زرعی یونیورسٹی کے 4 ملازمین ملک سے باہر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عمدہ، گریڈ اور ملک سے باہر کام کرنے کا دورانیہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ تمام ملازمین یونیورسٹی سے باقاعدہ اجازت حاصل کر کے کام کر رہے ہیں اجازت نامے کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ه) زرعی یونیورسٹی سنڈیکٹ نے اپنے متعدد اجلاسوں منعقدہ

08.01.1995، 08.06.1977 اور 23.12.2006 کو اپنے اختیارات جناب وائس چانسلر کو تفویض کرتے ہوئے اختیار دیا کہ وہ ملازمین کو چھٹی دینے کے معاملے میں خود ہی فیصلہ کر لیا کریں۔ جناب وائس چانسلر نے چار ملازمین کو ملک سے باہر کام کرنے کی اجازت دی ہے۔ ملک سے باہر کام کرنے والے یونیورسٹی کے ملازمین یونیورسٹی سے کوئی تنخواہ یا مراعات حاصل نہیں کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں طلباء و طالبات کے لئے نئے ہوٹل بنانے کا معاملہ

*9920: چودھری احسان الحق احسن نولائیہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ہوٹل میں طلباء کی رہائش کے لئے کل کتنی گنجائش موجود ہے اور کتنے طلباء رہائش پذیر ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گنجائش سے کئی گنا زیادہ طلباء رہائش پذیر ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضرورت کے مطابق نئے ہوٹل برائے طلباء و طالبات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 مئی 2011 تاریخ ترسیل 24 ستمبر 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں اس وقت 20 ہاسٹلز ہیں جن میں کل 3891 طلباء کی رہائش کی گنجائش ہے تاہم ان ہاسٹلز میں اس وقت 5951 طلباء رہائش پذیر ہیں۔
(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) یونیورسٹی کی موجودہ عمارت کو 1970 کی دہائی میں 2500 سے 3000 طلباء و طالبات کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا تھا۔ چونکہ حکومت نے 2003 میں تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کو داخلوں کی تعداد بڑھانے کا حکم دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہو سکیں اس لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے اس حکم پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنے تمام شعبہ جات میں 15 فیصد داخلوں کی تعداد کو بڑھا دیا اور مزید کئی نئے ڈسپلن کا بھی آغاز کیا جس سے اب طلباء کی تعداد 11000 سے تجاوز کر چکی ہے۔ حکومت طلباء اور طالبات کے رہائشی مسئلہ سے بخوبی آگاہ ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد بھی پاکستان کی باقی یونیورسٹیوں کی طرح مالی مشکلات کا شکار ہے لہذا جیسے ہی فنڈز دستیاب ہوں گے مزید ہاسٹل تعمیر کر کے طلباء کی رہائش کے مسئلے کو ہمیشہ کے لئے حل کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

صوبہ میں پھلوں اور سبزیات پر کپاس و دیگر فصلات کی Pesticides کے استعمال کی

تفصیلات

*10075: چودھری احسان الحق احسن نولٹھیہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں

گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پھلوں اور سبزیات پر کپاس اور دیگر فصلات پر کی جانے والی Pesticides ہی استعمال کی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کپاس اور دیگر فصلات کی Pesticides کا اثر پندرہ روز یا اس

سے زیادہ رہتا ہے جبکہ پھلوں اور سبزیات کی Pesticide کا اثر صرف 24 گھنٹے رہتا ہے؟
 (ج) کیا یہ درست ہے کہ دیر پا اثر رکھنے والی Pesticides والے پھل و سبزیات کھانے
 کی وجہ سے مختلف امراض پھیل رہے ہیں؟
 (د) مذکورہ بالا بے قاعدگی کے خلاف حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں یا کیا
 اقدامات اٹھانا چاہتی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
 (تاریخ وصولی 7 جون 2011 تاریخ ترسیل 25 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ کپاس اور دیگر فصلات کے لئے منظور شدہ زہریں پھلوں اور
 سبزیات کے لئے سفارش نہیں کی جاتیں۔
 (ب) جی ہاں یہ درست ہے۔ کپاس اور دیگر فصلات پر منظور شدہ زہروں کا اثر تقریباً پندرہ روز
 تک رہتا ہے جبکہ پھلوں اور سبزیات کے لئے منظور شدہ زہریں انسانوں اور جانوروں کے لئے
 محفوظ ہوتی ہیں اور ان کا اثر 24 گھنٹے میں زائل ہو جاتا ہے۔
 (ج) دیر پا اثر رکھنے والی زہریں صرف کپاس اور دیگر فصلات پر سپرے کی جاتی ہیں جبکہ پھلوں
 اور سبزیات پر فوری اثر والی زہریں سپرے کی جاتی ہیں جو 24 گھنٹے کے اندر غیر مؤثر ہو جاتی
 ہیں۔ ایسے پھلوں اور سبزیوں کے کھانے کی وجہ سے کوئی مرض پھیلنے کا اندیشہ نہ ہے۔
 (د) کیمیائی زہروں کے درست استعمال کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے اٹھائے گئے
 اقدامات اس طرح سے ہیں:
 * محکمہ زراعت شعبہ پیسٹ و وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹیسائیڈز پنجاب کی طرف
 سے پیسٹی سائیڈز ڈیلرز کو 15 روزہ ٹریننگ دی جاتی ہے۔

- * محکمہ زراعت پیسٹ وارانگ کی طرف سے تحصیل کی سطح پر ایک زراعت آفیسر کی سربراہی میں پوسٹ سکاؤٹنگ ٹیم کام کرتی ہے جو کسانوں کو زرعی ادویات کے صحیح استعمال اور حفاظتی تدابیر سے متعلق ان کے فارمز پر جا کر تربیت و راہنمائی فراہم کرتی ہے۔
- * محکمہ زراعت توسیع کا عملہ ہر مرکز کی سطح پر ایک زراعت آفیسر کی سربراہی میں ہر گاؤں میں فارمر میٹنگز کا انعقاد کرتا ہے اور زرعی ادویات کے صحیح استعمال اور حفاظتی تدابیر سے متعلق کسانوں کو تربیت و راہنمائی / متعلقہ لٹریچر فراہم کرتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع بہاولنگر سلازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10166: جناب شوکت محمود بسراء: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں ای ڈی او آفس (زراعت) میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کون کون سے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع بہاولنگر 11-2010 کا کل کتنا بجٹ تھا؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی رقم کن کن منصوبوں اور فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع بہاولنگر میں ای ڈی او آفس (زراعت) میں کل منظور شدہ 13 اسامیوں پر 12 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی گریڈ وائز تفصیل اس طرح سے ہے:

نمبر شمار	نام پوسٹ	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	پُر اسامیاں
1	ای ڈی او زراعت	19	1	1

1	1	15	سٹینوگرافر	2
1	1	15	اسٹنٹ	3
2	2	9	سینئر کلرک	4
2	2	7	جونیئر کلرک	5
1	1	5	ڈرائیور	6
1	1	2	نائب قاصد	7
2	2	2	بیلدار	8
خالی	1	1	چوکیدار	9
1	1	1	سوئیپر	10

(ب) ضلع بہاولنگر میں ای ڈی او (زراعت) بہاولنگر کے تحت مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

1- زرعی (توسیع) 2- اصلاح آبپاشی 3- تجزیہ گاہ مٹی و پانی

4- امور حیوانات 5- جنگلات 6- ماہی پروری

(ج) ای ڈی او آفس (زراعت) بہاولنگر کے تحت محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کا

2010-11 کے لئے کل بجٹ 20 کروڑ 9 لاکھ 82 ہزار روپے تھا۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران مندرجہ ذیل منصوبوں پر رقم خرچ کی گئی:

نیشنل پروگرام برائے اصلاح کھالہ	33 کروڑ 80 لاکھ 80 ہزار روپے	(وفاقی حکومت کے تعاون سے)
مہم کپاس	30 لاکھ 10 ہزار روپے	

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

بہاولنگر۔ مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن و دیگر تفصیلات

*10167: جناب شوکت محمود بسراء: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولنگر میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں کس کس جگہ ہیں؟

- (ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 10-2009 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟
- (ج) ہر مارکیٹ کمیٹی کا کتنا کتنا رقبہ ہے؟
- (د) ہر مارکیٹ کمیٹی میں کتنی کتنی دکانیں کس کس جگہ پر واقع ہیں؟
- (ه) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی دکانیں کس طریق کار کے تحت کرایہ، رینٹ، لیز پر دی جاتی ہیں؟
- (و) ان دکانوں سے سالانہ کتنی کتنی آمدن ہوتی ہے تفصیل سے بتائیں؟
- (تاریخ وصولی 16 جون 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

- (الف) ضلع بہاولنگر میں کل 5 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں جو بہاولنگر، چشتیاں، ہارون آباد، فورٹ عباس اور منجین آباد میں واقع ہیں۔
- (ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سال کی کل آمدن 2 کروڑ 37 لاکھ 54 ہزار 74 روپے اور کل اخراجات 3 کروڑ 25 لاکھ 68 ہزار 226 روپے رہے۔ کمیٹی دار آمدن / اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کا رقبہ ان کی متعلقہ تحصیل کی سطح پر ”نوٹیفائیڈ ایریا“ پر مشتمل ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع بہاولنگر کی مارکیٹ کمیٹیوں میں دکانوں کی کل تعداد 85 ہے۔ جائے مقام / کمیٹی وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) متعلقہ مارکیٹ کمیٹی جب بھی اپنی پراپرٹی کرایہ / لیز / رینٹ پر دینا چاہتی ہے تو سب سے پہلے دفعہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس امر کے لئے DCO کی سربراہی میں نیلام / آکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو کہ منظوری کے بعد نیلامی کے لئے کارروائی کرتی ہے۔

(و) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 11-2010 کی کل آمدن 16 لاکھ 55 ہزار 82 روپے رہی۔ کمیٹی وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع چنیوٹ، سبزی وغلہ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10168: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں واقع سبزی منڈیوں اور غلہ منڈیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں دکانات کی تعداد اور ان سے حاصل ہونیوالی آمدن اور اخراجات کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کالائسنس جاری کرنے کا طریقہ کار اور لائسنس فیس کیا ہے نیز چنیوٹ میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈرز کتنے ہیں اور کتنے لوگ بغیر لائسنس کے کاروبار کر رہے ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 16 جون 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع چنیوٹ میں منڈیوں کی کل تعداد 2 ہے۔ جن کے نام اس طرح سے ہیں۔

* سبزی منڈی جھنگ روڈ، چنیوٹ

* غلہ منڈی فیصل آباد روڈ، چنیوٹ

(ب) مذکورہ منڈیوں میں دکانات کی کل تعداد 181 ہے جبکہ کل سالانہ آمدن 26 لاکھ 36 ہزار 332 روپے اور کل سالانہ اخراجات 23 لاکھ 70 ہزار 554 روپے ہیں۔ منڈی وارد دکانات کی تعداد اور آمدن اور اخراجات کی تفصیل (روپوں میں) اس طرح سے ہے:-

نام منڈی	تعداد دکانات	آمدن	اخراجات
سبزی منڈی چنیوٹ	76	12 لاکھ 8 ہزار 336	12 لاکھ 889

غلہ منڈی چنیوٹ	105	14 لاکھ 27 ہزار 996	11 لاکھ 69 ہزار 665
----------------	-----	---------------------	------------------------

(ج) ہر وہ شخص جو زرعی پیداواری منڈیوں کے آرڈیننس 1978 کی دفعہ 6 کے تحت لائسنس حاصل کرنے کا خواہش مند ہو وہ مجوزہ فارم پر متعلقہ مارکیٹ کمیٹی کو حصول لائسنس کے لئے درخواست دیتا ہے جس کے ہمراہ کمیٹیگری A کے لئے 5000 روپے اور کمیٹیگری B کے لئے 1500 روپے سالانہ کے حساب سے فیس جمع کراتا ہے، مارکیٹ کمیٹی کاسیکرٹری یا اس کا نمائندہ درخواست دہندہ کے کوائف کی پڑتال کرتا ہے جس پر کمیٹی لائسنس منظور یا نہ منظور کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔

ضلع چنیوٹ میں واقع منڈیوں میں لائسنس ہولڈرز کی کل تعداد 260 ہے اور ان منڈیوں میں کوئی بھی آدمی بغیر لائسنس کے کاروبار نہیں کر رہا ہے۔ منڈی وار تفصیل اس طرح سے ہے:

نام سبزی منڈی	تعداد لائسنس ہولڈرز
سبزی منڈی چنیوٹ	154
غلہ منڈی چنیوٹ	106

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع سرگودھا: پی پی 28 میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10249: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 28 بھلوال ضلع سرگودھا میں کتنی مارکیٹ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے نام اور ان کی سال 2009-10 اور 2010-11 کی آمدن اور اخراجات بیان فرمائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

- (د) ان کمیٹیوں کی کتنی زرعی اور شہری زمین ہے؟
- (ه) ان کمیٹیوں کی دکانیں کن کن کے پاس ہیں؟
- (و) ان دکانوں کو نیلام کرنے کا طریقہ کار کیا ہے اور کن کی نگرانی میں نیلام کیا جاتا ہے؟
- (ز) ان کمیٹیوں کے چیئرمین / ایڈمنسٹریٹر کے نام بتائیں؟
- (تاریخ وصولی 4 جولائی 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

- (الف) پی پی 28 بھلوال ضلع سرگودھا میں 2 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں۔
- (ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی مذکورہ سالوں میں کل آمدن 78 لاکھ 18 ہزار 212 روپے اور اخراجات 83 لاکھ 56 ہزار 412 روپے رہے۔ کمیٹیوں کے نام اور سال وار آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے آمدن کے ذرائع میں لائسنس فیس، مارکیٹ فیس، کرایہ جات پراپرٹی، فروخت فارم ولائسنس کی کاپی اور فروخت ریٹ لسٹ زرعی اجناس وغیرہ شامل ہیں۔

(د) مارکیٹ کمیٹی کا زرعی اور شہری رقبہ نہیں ہوتا۔

(ه) مارکیٹ کمیٹی بھلوال میں کوئی دکان نہیں ہے جبکہ مارکیٹ کمیٹی پھلروان کی 23 دکانات ہیں۔ کرایہ داروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مارکیٹ کمیٹی اپنی ملکیتی دکان کرایہ پر دینے کے لئے قاعدہ 14 کے تحت گورنمنٹ سے منظوری لیتی ہے۔ گورنمنٹ نے اس مقصد کے لئے ایک آکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جس کی نگرانی میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق نیلامی کی جاتی ہے۔ الاٹمنٹ کمیٹی درج ذیل ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔

(چیئرمین)

1۔ جناب ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر سرگودھا

- 2- جناب ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت سرگودھا (ممبر)
- 3- جناب ایکسٹرنل اسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (E&M) سرگودھا (ممبر)
- 4- جناب چیئر مین / ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی (ممبر)
- 5- متعلقہ منڈی کا صدر انجمن آرٹھتیاں (ممبر)
- 6- سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی (ممبر)

(ز) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر کے نام اس طرح سے ہیں۔

نام مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر
بھلووال	شیخ الطاف سعید
پھلروال	رانا غلام سرور

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ضلع سرگودھا: پی پی 28 میں پختہ کھالہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

- *10250: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) پی پی 28 بھلووال ضلع سرگودھا میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟
- (ب) اس وقت کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں؟
- (ج) حکومت سال 2011-12 کے دوران اس حلقہ کے کتنے کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ان کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور ان پر کب تک کام شروع کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 4 جولائی 2011 تاریخ ترسیل 18 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) شعبہ اصلاح آبپاشی کے تحت پی پی 28 بھلووال، ضلع سرگودھا میں اب تک 97 کھالہ جات پختہ کئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) پی پی 28 بھلوال، ضلع سرگودھا میں 173 کھالہ جات پختہ نہ ہیں۔
- (ج) حکومت سال 2011-12 کے دوران اس حلقہ میں تقریباً 4 عدد کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔
- (د) ان کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے سروے اور تخمینہ لاگت ابھی تیاری کے مراحل میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

پنجاب میں دھان کی خریداری کی تفصیلات

*10353: چودھری ظہیر الدین خاں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا حکومت پنجاب امسال دھان کی فصل کی خریداری کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو خریداری کا ٹارگٹ کتنا مقرر کیا گیا ہے اور اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 جولائی 2011 تاریخ ترسیل 24 اگست 2011)

جواب

وزیر زراعت

- (الف) حکومت پنجاب سرکاری سطح پر دھان کی خریداری نہیں کرتی بلکہ وفاقی حکومت ضرورت پڑنے پر پاسکو کے ذریعہ دھان کی خریداری کے اقدامات اٹھاتی ہے۔
- (ب) جواب جزو (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

کچن گارڈن کے منصوبہ کی تفصیلات

*10422: انجمن خیر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کچن گارڈن کا منصوبہ کب شروع کیا گیا تھا اور اس کے مقاصد کیا تھے؟

- (ب) اس منصوبے پر سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے خرچ ہوئی؟
- (ج) ان سالوں کے دوران اس منصوبہ کی out put کی تفصیل مع خرچ کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟
- (د) اس منصوبے کے تحت کتنے ملازم رکھے گئے ہیں اور ان کے ان دو سالوں کے اخراجات، تنخواہوں / ٹی اے، ڈی اے سے آگاہ کریں؟
- (ه) ان سالوں کے دوران اس منصوبہ کے لئے کتنی رقم سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی اور کتنی نئی گاڑیاں خرید کی گئیں؟
- (و) اس منصوبے کے تحت ان سالوں کے دوران کون کون سے دفاتر کس کس جگہ کتنی رقم سے بنائے گئے؟

(تاریخ وصولی 5 اگست 2011 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2011)

جواب

وزیر زراعت

- (الف) یہ منصوبہ گزشتہ مالی سال 2010-11 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد عوام الناس خصوصاً شہری آبادی میں گھریلو پیمانے پر صاف ستھری سبزیوں کا حصول تھا، نیز مہنگائی کے اس دور میں سبزیوں کے خرچے کا بوجھ بھی عوام پر کم سے کم ہو۔
- (ب) اس منصوبے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی۔
- (ج) اس منصوبے کے تحت سبزیوں کے 30 ہزار پیکٹ لوگوں میں معمولی قیمت (50 روپے فی پیکٹ) پر فروخت کئے گئے اور اس کی باقاعدہ مانیٹرنگ بھی کی گئی۔
- (د) اس منصوبے کے لئے کوئی نیا ملازم بھرتی نہیں کیا گیا۔
- (ه) اس منصوبے کے لئے کوئی نئی گاڑی نہ خریدی گئی بلکہ موجودہ گاڑیوں پر ہی بغیر اضافی خرچ کے اس کام کو سرانجام دیا جا رہا ہے۔

(و) اس منصوبے کے تحت کوئی نیا دفتر قائم نہیں کیا گیا بلکہ موجودہ دفاتر میں ہی کچن گارڈننگ کے تمام امور نمٹائے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

محکمہ زراعت (توسیع، تطبیقی تحقیق) میں کنٹریکٹ ڈی ڈی اوزراعت (توسیع) کی خلاف

رولز ریگولر ائزیشن

*10460: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ زراعت (توسیع) کے مروجہ سروس رولز 2007 کیا تھے؟
- (ب) کیا ان سروس رولز میں پروموشن کوٹہ %90 مختص کیا گیا تھا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پر فوراً عمل درآمد نہیں کیا گیا، جب کہ پرانے سروس رولز 1980 مورخہ 12-06-2007 کو منسوخ (Repeal) ہو چکے تھے؟
- (د) نئے رولز کے نافذ العمل ہونے پر ریگولر زراعت آفیسرز کو ان کے کوٹہ کے مطابق ترقی نہ دینے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ه) کیا نئے سروس رولز 12-06-2007 کے آجانے کے بعد کنٹریکٹ پر بھرتی شدہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز زراعت (توسیع) کو %90 فیصد کوٹہ کے مطابق ان کا حق ملنا چاہیے تھا یا نہیں؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت پنجاب نے لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کی خلاف

ورزی کرتے ہوئے پروموشن کوٹہ کو نظر انداز کر کے کنٹریکٹ پر بھرتی شدہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسرز کو ریگولر کیا اس کی وجوہات بیان فرمائیں کیونکہ قانوناً پروموشن کوٹہ کو پہلے پورا کرنا ہوتا ہے؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2011 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2011)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (توسیع) کے مروجہ سروس رولز ”دی پنجاہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ (توسیع اور اڈاپٹیو ریسرچ ونگ) سروس رولز 2007 بمطابق نمبر 2007/4-1(S&GAD) III-SOR مورخہ 12 جون 2007ء کے مطابق ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) / ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (فارم) / اسسٹنٹ ڈائریکٹر (فارم) اور اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر (بی ایس 18) کی 90 فیصد اسامیاں زراعت آفیسرز / فارم مینجر (بی ایس 17) میں سے بذریعہ پروموشن پُر کی جاتی ہیں اور 10 فیصد براہ بذریعہ پبلک سروس کمیشن تقرری کی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! ان سروس رولز میں پروموشن کوٹہ 90 فیصد مختص کیا گیا تھا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ سروس رولز 2007 پر فوراً عمل کیا گیا۔ 2007ء سے اب تک 43 زراعت آفیسرز / فارم مینجر (بی ایس 17) صاحبان کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (توسیع) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (فارم)

اسسٹنٹ ڈائریکٹر (فارم) اور اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر کے عہدے پر 90 فیصد کوٹہ کے تحت ترقی دی گئی اور 50 زراعت آفیسرز / فارم مینجر کی ترقی کا کیس مجاز اتھارٹی کو بھیجا جا رہا ہے۔ (د) نئے رولز کے نافذ العمل ہونے پر ریگولر زراعت آفیسرز کو 90 فیصد کوٹہ کے مطابق تمام خالی ہونے والی اسامیوں پر ترقی دی جا رہی ہے اور 2007ء سے اب تک کوئی بھی براہ راست بھرتی نہ کی گئی ہے اور نہ ہی 90 فیصد کوٹہ مکمل ہونے تک براہ راست بھرتی کی جائے گی۔

(ه) یہ درست نہ ہے۔ تاہم وضاحت کی جاتی ہے کہ سروس رولز 1980ء کے تحت 28 ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (فارم) اسسٹنٹ

ڈائریکٹر (فارم) اور اسسٹنٹ پبلسٹی آفیسر (بی ایس 18) مورخہ 04-04-2007 کو پانچ سال کے لئے بھرتی کئے گئے جبکہ سروس رولز 2007 مورخہ 08-12-2007 کو جاری

ہوئے۔ نئے سروس رولز کے تحت 14 اسمیاں براہ راست پُر کی جانی ہیں جبکہ 31 آسامیاں پہلے پرانے سروس رولز کے تحت پُر کی جا چکی تھیں۔ تاہم حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کی پالیسی کے تحت صرف 10 ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) / ڈپٹی ڈسٹرکٹ زراعت آفیسر (فارم) اسٹنٹ ڈائریکٹر (فارم) اور اسٹنٹ پبلسٹی آفیسر (بی ایس 18) کو ریگولر کیا گیا۔ باقی 18 کنٹریکٹ ملازمین کا کیس عدالتی فیصلہ کے مطابق حل کیا جائے گا۔

(و) لاہور ہائی کورٹ نے 10 کنٹریکٹ پر کام کرنے والے افسران کو ریگولر کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم مارچ 2012)

ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جونیہ

لاہور

قائم مقام سیکرٹری

4 مارچ 2011

بروز منگل 6 مارچ 2012 محکمہ زراعت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	چودھری محمد اسد اللہ	4010-4009
2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	6641 -4877
3	انجینئیر قمر الاسلام راجہ	5797-5489
4	رانا محمد افضل خاں	-5829
5	میاں نصیر احمد	-7455
6	خواجہ محمد اسلام	-7479
7	محترمہ خدیجہ عمر	7695-7693
8	محترمہ شمینہ خاور حیات	-8621
9	چودھری عامر سلطان چیمہ	-8690

8769	شیخ علاؤالدین	10
8773-8772	جناب اعجاز احمد کابلوں	11
9226-9225	محترمہ سمیل کامران	12
9420	محترمہ زگس فیض ملک	13
9580 - 9421	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	14
9422	جناب عبدالوحید چودھری	15
9423	رانا بابر حسین	16
9462	محترمہ شگفتہ شیخ	17
10075-9920	چودھری احسان الحق احسن نولائیہ	18
10167-10166	جناب شوکت محمود بسرا	19
-10168	سید حسن مرتضیٰ	20
10250 - 10249	محترمہ زوبیہ رباب ملک	21
10353	چودھری ظہیر الدین خاں	22
10422	انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں	23
10460	ملک اختر حسین نول	24